ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز
Rs.2/-

بمبئی واطراف کے مسلمانوں کی دینی ومذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۸ ☆ شمارہ ٦ ☆ ۳۱/جولائی تا ٦/اگست ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۲/محرم الحرام تا ۱۸/محرم الحرام ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

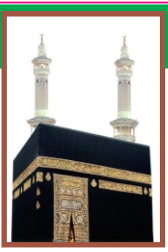

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے اور کیونکر اسے واپس لوگے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۲۰-۲۱)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ کا روزہ رکھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادیگا تو ہمیں چاہئے کہ ضرور باضرور نو دس یا دس گیارہ محرم الحرام کا روزہ رکھے

(ترمذی شریف)

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قرآن سوزی کی پاداش میں سویڈن سے سفارتی تعلقات منقطع کرے: مولانا سید معین میاں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ قادیانی اسلام سے خارج ہے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: بروز بدھ ۱۱/ بجے صبح آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے مرکزی دفتر مدنپورہ میں علمائے کرام۔ ائمہ عظام اور ہندوستان سے مختلف صوبوں سے آئے ہوئے محرم مجالس کے مقررین کی نشست منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما کے صدر حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ السید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی نے فرمائی اور پروگرام کی سرپرستی آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما کے نائب صدر و بانی رضا اکیڈمی الحاج سعید نوری صاحب نے کی۔ معین المشائخ نے پروگرام کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ کئی قومی اور ملی مسائل درپیش ہیں جسے ہمیں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سویڈن میں قرآن سوزی کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ سویڈن حکومت سے فوراً سفارتی تعلقات منقطع کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن سوزی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ آپ نے اسمرتی ایرانی کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس کا تعلق ایمان سے ہے اس میں ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ قادیانی کافر تھا، کافر ہے اور کافر رہے گا۔ آپ نے یکساں سول کوڈ کے بارے میں کہا کہ دین میں مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس کا ڈرافٹ آنے بعد اس پر لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اور جو مناسب اور بہتر ہو قدم اٹھایا جائے گا۔ آخر میں آپ نے مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خان اعظمی جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن لندن کے صاحبزادے اشرف الزماں اعظمی کے ناگہانی وصال پر دکھ کا اظہار کیا اور تعزیت پیش کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ قائد قوم وملت الحاج محمد سعید نوری نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اسمرتی ایرانی کا بیان ہمارے لئے قابل قبول نہیں، یہ ہمارا ایمان کا معاملہ ہے کہ ہمیں کسے کافر کہنا ہے اور کسے نہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ ہمارے ایمان کا جز ہے۔ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم آخری دم تک یہ کہیں گے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ یکساں سول کوڈ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر یکساں سول کوڈ میں مداخلت فی الدین ہے تو ہم اسے رد کردیں گے۔ اس کا مسودہ آنے کے بعد اس پر غور وفکر کیا جائے گا۔ قرآن سوزی پر گفتگو کرتے ہوئے آپ نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا اس کے سدباب کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سویڈن حکومت سے یہ باور کرائے اور یقین بنائے کہ مزید اس طرح کے واقعات نہیں ہوں گے۔ مناظر اہل سنت مفتی عبدالمنان کلیمی نے کہا کہ داخلی اور خارجی دونوں طرح کے مسائل ہمیں درپیش ہیں۔ تدبر اور تفکر کے ساتھ ہمیں حل کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن سوزی کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ منظم طریقے سے قرآن سوزی کی گئی ہے کیوں کہ قرآن سوزی کا واقعہ حکومت کی ایما پر وقوع ہوا ہے کوئی چلتے پھرتے سرپھرے نے نہیں کیا۔ اس لئے نہایت ہی افسوس ناک بات ہے۔ انہوں اس بات پر بھی زور دیا کہ ہمیں متحد ہو کر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں اس تک کامیابی نہیں ملے گی جب تک ہم اپنے قائد کی آواز پر لبیک نہیں کہیں گے۔ سنی بڑی مسجد مدنپورہ کے خطیب وامام مفتی زبیر برکاتی نے کہا کہ ایمان کے معاملے میں سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ یکساں سول کوڈ پر گفتگو کرتے کہا کہ یہ مداخلت فی الدین ہے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے ہمارے قائد کا جو گائڈ لائن ہوگا ہم اس پر عمل کریں گے۔ مولانا امان اللہ رضا خطیب وامام مسجد قبا نے کہا کہ ہمارے دونوں قائد معین المشائخ اور الحاج محمد سعید نوری صاحب نے جو تجاویز پیش کی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں آپ نے قرآن سوزی کی بھرپور مذمت کی اور کہا کہ جان بوجھ کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہونچایا جارہا ہے ہم ہندوستانی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے سویڈن حکومت سے تعلقات ختم کرے۔ آپ نے یکساں سول کوڈ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ایسا سول کوڈ ناقابل قبول ہے جو مداخلت فی الدین کے مترادف ہو۔ قادیانی کے تعلق سے آپ نے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے اس لئے وہ اسلام سے خارج ہے۔ مفتی منظر صاحب نے یکساں سول کوڈ، قرآن سوزی اور فتنہ قادیانی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ تینوں مسائل سنگین اور حساس ہیں۔ اس پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور ہمارے قائد جو لائحہ عمل تیار کریں اس کو عملہ جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ چشتی ہندوستانی مسجد بائیکلہ کے خطیب وامام علامہ عبدالجبار ماہر القادری نے کہا کہ ہم قائدین کے تجاویز کی تائید کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے قائدین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے قدم بہ قدم ہیں اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ مولانا خلیل الرحمن نوری صاحب نے یکساں سول کوڈ کے تعلق سے کہا کہ ایسے نئے مسائل پیدا کر کے حکومت مسلمانوں کو الجھانا چاہتی ہے۔ اگر سول کوڈ میں کوئی ایسی بات ہو جو شریعت کے مخالف ہو، ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ قرآن سوزی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سویڈن حکومت کی سخت مذمت کی اور کہا کہ ایسی کوئی بھی حرکت ہم برداشت نہیں کریں گے جس سے ہمارے دینی جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے حافظ وقاری مشتاق احمد تیغی صاحب نے فرمایا آخر میں معین المشائخ نے ملک میں امن وشانتی، اتحاد واتفاق، ایمان پر خاتمہ کے لئے دعائیں کی۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں علمائے کرام نے شرکت کی۔ بالخصوص بانی تحریک درود وسلام حضرت علامہ عباس رضوی صاحب، حضرت علامہ صوفی عمر صاحب، حضرت قاری گلزار صاحب، حافظ و قاری ناظم صاحب، حضرت علامہ شاہ نواز صاحب، حضرت علامہ عارف رضوی صاحب، حضرت حافظ و قاری الیاس صاحب، حضرت حافظ و قاری نظام الدین صاحب، حضرت حافظ و قاری نیاز صاحب، حضرت حافظ وقاری خورشید صاحب، ناظم خان صاحب، حاجی برکت صاحب وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

☆☆☆☆☆

محرم شریف اور ہم۔ ہم محرم کیسے منائیں؟....

محرم شریف اسلامی نئے سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اور خاص کر اس ماہ کی دسویں تاریخ کو بہت سارے تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو ہمارے نبی ورسول سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے نواسے، ان کے شہزادگان وخاندان کے نونہالان اور رفقائے اسلام کی بقاء کی خاطر اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے دین کی خاطر کیسی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ کیسے کیسے ظلم سہے۔ انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سنکر ہی کلیجہ خون ہو جاتا ہے۔ تو کیا ایسے مقدس مہینے میں اور اس ماہ کی یکم تاریخ سے عشرہ تک ہمارے مسلم عوام جو میلہ تماشہ اور خرافات پھیلاتے ہیں کیا وہ اسلامی اور حسینی طریقہ ہے اور ان خرافات سے ہم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوش کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں۔۔ یہ سارے غیر شرعی طور طریقے ہیں اور ان سے اسلام اور مسلمان دونوں بدنام ہوتے ہیں۔ لہٰذا سنی بھائیوں! اور بہنوں! پر وافض کے طور طریقے سے پرہیز کرو۔ فرضی کربلاؤں اور امام باڑوں کی آرائش اور وہاں میلے ٹھیلے لگانے سے بچو اور دور ہو۔ عورتیں پردہ کریں۔ علم، تعزیہ ضریح و تخت وغیرہ کے جلوس کو نہ دیکھیں اور نہ ہی چھتوں پر کھڑی ہوں۔ گھروں میں رہیں۔ نوافل پڑھیں۔ قرآن خوانی کریں۔ نویں، دسویں کو ہرگز باہر نہ نکلیں، مرد بھی جاہلانہ رسول و بدعات و حرام کاموں سے پرہیز کریں۔ سبیل لگائیں، نذر و نیاز کریں، لنگر تقسیم کریں مگر روٹیوں کو پھینکیں نہیں۔ نیاز اور لنگر کی بے حرمتی نہ کریں۔ اعلیحضرت ومفتی اعظم کے ماننے والے اعلیحضرت نے

محرم شریف اور ہم۔ ہم محرم کیسے منائیں

المعلن۔ جانشین مفتی اعظم اختر رضا خاں ازہری، عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر نفیس، ومریدان مفتی اعظم

اپنی کتاب رسالہ تعزیہ داری میں مروجہ تعزیہ داری، ماتم، جلوس، عَلَم وتخت اور عورت مرد کے اختلاط کو ناجائز وحرام بتایا ہے۔ البتہ امام اور کربلا والوں کے لئے ایصال ثواب نذر و نیاز اور لنگر اور ان کی صحیح روایات کیساتھ سننے اور کربلا کے صحیح نقشہ کو رکھنے اور دیکھنے (گھمانے کو نہیں) جائز وثواب اور نیک کام بتایا ہے۔ لہٰذا مسلک کو بدنام نہ کرو اور اپنے روحانی پیشواؤں اور پیروں کے فرمان پر عمل کرو۔ جن کو کوئی مسئلہ اس سلسلہ میں معلوم کرنا ہو وہ مرکزی دارالافتاء محلہ سوداگران میں رابطہ کریں۔

المعلن: جانشین مفتی اعظم اختر رضا خاں ازہری، عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر نفیس، ومریدان مفتی اعظم

ضرورت مندوں کی حاجت روائی ہمارا اولین فریضہ ہے: الحاج محمد سعید نوری

یوم شہادت سیدنا فاروق اعظم رضی عنہ کے موقع پر رضا اکیڈمی کیطرف سے بدر پور دہلی میں سیلاب متاثرین کے درمیان تیسرے روز بھی راشن کٹ اور ٦٠٠/ لوگوں میں لنگر حسینی سے منسوب کھانے کے پیکٹ تقسیم کیا گیا

دھلی: ۲۰/جولائی ۲۰۲۳ء گزشتہ کئی دنوں سے دریائے یمنا کی باڑھ نے دہلی اور گردونواح میں زندگی مفلوج کر رکھا ہے سیلابی صورتحال نے لوگوں کو مختلف قسم پریشانیوں میں مبتلا کر دیا ہے جس سے لوگوں کے رہنے سہنے اور کھانے پینے دقتوں کا سامنا ہے بے شمار لوگ بے گھر ہو گئے ان کے املاک تباہ وبرباد ہو گئے اسی کے مدنظر عالمی تنظیم رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری نائب صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء نے بروقت ممبئی سے راحت رسانی کے اشیاء لیکر اپنے وفد کے ساتھ ۱۷/جولائی کو دہلی روانہ ہوئے انہوں نے سب سے دہلی سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے سیلابی صورتحال کا جائزہ لیا اس کے ہنگامی طور پر اپنے وفد کو پریشان حال لوگوں میں راشن کٹ اور کھانے کے پیکٹ تقسیم کرنے کا حکم جاری کیا تا کہ سیلاب سے بے گھر ہونے والے افراد کو کسی قسم کی پریشانیوں کا سامنا نہ ہو یاد رہے کہ نوری صاحب جنگی پیمانے پر سیلاب زدگان کے درمیان ریلیف کا سامان فراہم کرنے میں مصروف العمل ہیں تادم تحریر حضرت نوری صاحب دہلی کی سرزمین پر خیمہ زن ہیں ساتھ میں دہلی کی مشہور ومعروف ومتحرک وفعال شخصیت الحاج معین الدین اشرفی موجود ہیں نامہ نگاروں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ رضا اکیڈمی ہمیشہ سے ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنے پیش پیش رہی ہے دہلی میں سیلاب متاثرین کی مدد کر کے ہم خوشی محسوس کر رہے ہیں ہمارے ساتھ حاجی معین اشرفی، حاجی حسین آزاد رضائے مصطفے سوسائٹی دہلی شانہ بشانہ کھڑے ہیں ان کی اگوائی میں رضا اکیڈمی کا وفد ہر اس مقام پر پہونچ رہا ہے جہاں جہاں سیلاب نے تباہی مچا رکھی ہے ہمارے وفد کا ہر فرد دل وجان سے سیلاب متاثرین کو امداد فراہم کرنے میں مصروف ہے وفد میں قاری عبدالرحمن ضیائی قاری جنید رشیدی وغیرہ موجود ہیں

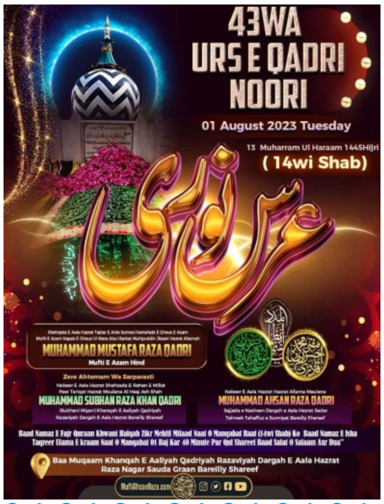

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

یومِ عاشورہ کیا ہے؟....

میرے پیارے آقا کے پیارے دیوانو! لفظِ عاشورہ ''عشر'' سے بنا ہوا ہے جو کہ دسویں کے معنی میں ہے۔ عاشورہ کو عاشورہ کہنے کی چند وجہیں ہیں:

۱۔ یہ ماہِ محرم الحرام کا دسواں دن ہوتا ہے اس وجہ سے اس دن کو عاشورہ کہتے ہیں۔

۲۔ سال کے دس ایام کو اللہ عزوجل نے بزرگی عطا فرمائی ہے، ان میں سے یہ دن دسویں منزل پر ہے، اس لئے اس دن کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔

۳۔ اس دن اللہ عزوجل نے دس انبیائے کرام علیہ السلام پر خصوصی عنایتیں فرمائیں، اس نسبت سے اس دن کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ (ملخص از غنیۃ الطالبین

عاشورہ کا روزہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ دن عظمت والا ہے اس دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے لشکر سے نجات دی، ادائے شکر کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری نسبت ہم موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ حضور ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری، مشکوۃ جلد ۱/صفحہ ۴۴۶)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس دن کی تو یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر آئندہ سال حیات (ظاہری) باقی رہی تو نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم، مشکوۃ، جلد ۱/صفحہ ۴۴۲)

عاشورہ کے دن غسل و عبادت: اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے سوا کسی بھی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کی شب عبادت کی تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ بلند کیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سرمہ آنکھ میں لگایا تمام سال اس کو آشوبِ چشم نہیں ہوگا، جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی، جس نے عاشورہ کے دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا اس نے گویا ایک لمحہ کو اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ (غنیۃ الطالبین)

عاشورہ کے دن کی نفل نماز: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عاشورہ کے دن چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ پڑھے، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھے اور نماز کے بعد ستر بار درود شریف پڑھے۔

دوسری روایت میں ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف فرمائے گا، ملاِ اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل تعمیر فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

اخلاص کی فضیلت

حکایت: احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ کسی عابد کو پتہ چلا کہ بعض لوگ فلاں درخت کی عبادت کرتے ہیں وہ اسے کاٹنے کے ارادے سے چلا کہ شیطان بشکل انسان سر راہ ملا اور کہنے لگا اگر تو نے اس درخت کو کاٹ بھی دیا تو لوگ کسی اور کی پوجا کرنے لگیں گے، لہٰذا تم اپنی عبادت میں مصروف رہو اور اسے مت کاٹو، عابد نے کہا میں اسے ضرور کاٹوں گا، شیطان نے پھر روکا تو دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہوگئی یہاں تک کہ عابد نے شیطان کو بھاگنے پر مجبور کر دیا، مگر شیطان نے مکاری کا جال پھینکا اور اسے کہنے لگا میری بات مانو اور اپنی عبادت میں لگے رہو میں ہر رات دو اشرفیاں تیرے سرہانے رکھ دیا کروں گا، تو غریب اور نادار آدمی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ کسی اپنے رسول کو بھیجتا جو اسے کاٹ دیتا۔ جب تو اس درخت کی خود عبادت نہیں کرتا تو تجھے اس سے کیا ہے، عابد شیطان کے جھانسے میں آیا اور واپس چلا گیا، رات کو واقعی اسے سرہانے سے دو اشرفیاں دستیاب ہوئیں، اسی طرح دوسری شب بھی ملیں۔ تین دن کچھ ہاتھ نہ لگا، پھر اسی درخت کو کاٹنے کے لئے باہر نکلا تو شیطان کو مد مقابل پایا۔ چنانچہ مقابلہ ہوا تو شیطان غالب رہا۔ عابد نے تعجب کیا سے دریافت کیا! کیا وجہ ہے کہ پہلے میں تجھ پر غالب آیا اور آج تو؟ شیطان بولا! اس دن تو اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر غضب ناک ہوا تھا مگر آج تو دو اشرفیوں کے لئے! پتہ چلا نیت خالص، شیطان پر غلبہ دیتی ہے اور بد نیتی کے باعث شیطان غالب آجاتا ہے۔

فلسفۂ شہادت امام حسین! یادیں منانا اور عمل کی بزم میں سجانا زندگی کی علامت ہے

از: غلام مصطفیٰ رضوی

ہر سال ماہِ محرم میں یادِ امام حسین رضی اللہ عنہ منائی جاتی ہے...... شہدائے کربلا کی قربانیوں کو یاد کیا جاتا ہے...... ان کی دین کے لیے جاں نثاری کے چرچے ہوتے ہیں...... ظالمانِ کوفہ اور رہزنانِ کربلا کے ستم سے آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں...... محبتِ اہلِ بیت میں خود بخود مژگاں پر آنسوؤں کی بوندیں نمودار ہوتی ہیں...... خانوادۂ نبوت نے دین کی خاطر سر کٹایا...... باطل کے آگے سرنگوں نہ ہوئے...... وفا شعاری کا نمونہ پیش کیا...... مثال قائم کی...... عزیمت و استقامت کی لاج رکھی...... مشعلِ راہ بن گئے ہے......

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

شہدائے کربلا کے نقوشِ قدم رہِ حق کی علامت بن گئے...... اعلیٰ حضرت نے مذکورہ شعر میں غلامانِ رسول ﷺ کے نقوشِ قدم کو راہِ خدا کہہ کر صدق و وفا کے چراغ روشن کردیے...... ایک سوال یہ ہے کہ ہر سال یادوں کی محافل کیوں سجائی جاتی ہیں...... ذکرِ شہیدِ اعظم رضی اللہ عنہ کیوں کیا جاتا ہے...... کس لیے بزمیں منعقد ہوتی ہیں...... اشک رواں ہوتے ہیں...... امام حسین سے محبتوں کی قندیلیں فروزاں کی جاتی ہیں...... شہدائے کربلا کی پاکیزہ حیات کے ہر رخ کو اُجاگر کیا جاتا ہے...... انھیں سنگِ منزل مانا جاتا ہے...... نشانِ منزل سمجھا جاتا ہے... دین کا نظام ''قانونِ شریعت'' کامل و اکمل ہے...... جس میں کسی بھی طرح کی تبدیلی و مصالحت دین سے بغاوت ہے...... راہِ خدا سے انحراف ہے...... امام حسین رضی اللہ عنہ نے شریعتِ اسلامیہ کی بالادستی کے لیے یزید کی بیعت سے انکار فرمایا...... یزید کی شریعت سے بغاوت و انحراف کے خلاف آواز بلند کی...... اِس لیے امام حسین کا نقشِ قدم راہِ خدا ہے...... شریعت کے تحفظ کے لیے آپ کی ذات مشعلِ راہ بن چکی ہے...... نشانِ منزل ہے...... رہِ استقامت کا نشانِ امتیاز بن چکے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ......

وہ لمحات کیسے اذیت ناک ہوں گے! جب یزیدی انحراف کے خلاف امام حسین نے سفر کی صعوبتیں گوارہ کیں...... ارضِ طیبہ سے دوری کیسے برداشت ہوگی!...... وہ تو بارگاہِ نبوی ﷺ کے چین و سکوں تھے...... پروردۂ آغوشِ مصطفیٰ ﷺ تھے......

یزید کے خلافِ شریعت اقدامات کو نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے مقابل کچلنا ضروری تھا...... قیصر و کسریٰ کے آمرانہ طرزِ حکومت کی پیروی یزید نے کی...... اہلِ کوفہ نے یزید کی بیعت سے انکار پر مبنی خطوط بھیجے...... امام حسین کے پاک ہاتھوں پر بیعت کی خواہش ظاہر کی...... تحفظِ شریعت کے لیے امام حسین رضی اللہ عنہ نے دیارِ محبوب ﷺ سے سوئے کوفہ و کربلا مسافرت اختیار کی...... نخلستانِ طیبہ سے جُدائی ہوئی...... وہ طیبہ جہاں خاتم الانبیاء ﷺ کی بارگاہِ اقدس کا ہر آن دیدار میسر تھا...... دین متین کے چمن کو بے دینی کی تیز و تند آندھیوں سے بچانے کے لیے، شریعت کے گلشن کو نقب زنی سے محفوظ کرنے کے لیے امام حسین رضی اللہ عنہ سرزمینِ کربلا تشریف لے گئے......

میدانِ کارزار گرم ہوا...... ایک طرف مسلح فوج، ہتھیاروں سے آراستہ دستے، دوسری طرف ۷۲/نفوسِ پاکیزہ، جن میں اکثر خانوادۂ نبوت کے چشم و چراغ...... جن سے دین کی نکہتیں تھیں، جو شریعت کی حفاظت کے لیے آئے تھے...... جن کی پیشانیاں تقویٰ و طہارت سے روشن تھیں...... جن کے پیشِ نظر اسلامی قوانین کی تکریم تھی...... ایک طرف شاہانہ کروفر تھا؛ شوکتِ اقتدار کا نشہ تھا...... اسی نشے میں یزیدی مکروفریب کی آماج گاہ بن گئے...... انھیں دنیا نظر آنے لگی...... اقتدار کی چاہت غالب آئی... آخرت بھول گئے...... اپنی عاقبت تباہ کر بیٹھے...... اصحابِ کرام کی عظیم نسبتوں کو فراموش کر بیٹھے...... دین سے وابستگی کے دعوے کا لحاظ بھی باقی نہ رہا...

اپنے ہاتھوں کو مبارک لہو سے رنگین کیا...... اس لیے رعب ورسوخ رخصت ہوا...... تاریکی مسلط ہوئی...... یزیدانِ عہد نشانِ عبرت بن گئے...... نفرتوں کا استعارہ اور ظلم کی علامت قرار پائے...... کسریٰ و قیصر کے استبداد کا نمونۂ عبرت بن گئے...... وقت نے یزیدی شکست کا نوشتہ تحریر کیا......

شہادت سیدنا امام حسین کا یہی پیغام ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کی بالادستی کے لیے سرگرم عمل ہوا جائے... دین کے معاملے میں مصالحت سے بچا جائے بلکہ استقامت و تصلب دینی کی راہ اختیار کی جائے... اللہ تعالیٰ ہمیں اطاعت و عمل کی توفیق بخشے آمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

***

امام حسین رضی اللہ عنہ کا ایثار تحفظِ دین و نظامِ شریعت کیلئے درسِ عظیم

از: غلام مصطفیٰ رضوی نوری

ہر سال واقعاتِ کربلا کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے جاں نثاروں کی یادیں تازہ کی جاتی ہیں۔ شہدائے کربلا کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت و محبت پیش کیا جاتا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اِس یاد کی پشت پر کون سا باب کندہ ہے؟

یزید! قیصر و کسریٰ کے طرزِ آمریت اور ڈکٹیٹر شپ کا خواہاں تھا۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وہ اپنے تعیش پسند مزاج کا برملا اظہار کر رہا تھا۔ عظیم نسبت کا اُس نے خیال نہ رکھا۔ اسلام جیسے مبارک و بے مثل نظام سے غافل رہا۔ کفار کے زوال پذیر نظامِ آمریت کو اُس نے اپنا لیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے یزیدی نظام کی مخالفت کی۔ یزید کو نظامِ مصطفیٰ ﷺ پر چلنے کی تلقین و نصیحت کی، لیکن اقتدار کی ہوس اور نفسانیت جب غالب آجائے تو حق و صداقت کی راہ سُجھائی نہیں دیتی۔

منہاجِ نبوی کا تحفظ:

[۱] امام حسین نے نبوی منہج کا تحفظ کیا۔ یزید نبوی راہ کا مخالف ٹھہرا اس لیے آمریت کو راہ دی۔

[۲] مظلوموں کے حقوق کا تحفظ حسینیت ہے۔ ظلم و جبر یزیدیت ہے۔

[۳] آمریت و ملوکیت یزیدیت ہے۔ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ حسینیت ہے۔

[۴] رعیت سے رحم و کرم و عفو و درگزر حسینیت ہے۔ بے رحمی و سنگ دلی یزیدیت ہے۔

[۵] یزید بظاہر فاتح رہا۔ لیکن اس کی فکر مفتوح! امام حسین شہید ہوئے، پورا کنبہ شہید کر دیا، لیکن تعلیماتِ حسینی آج بھی زندہ ہے۔ اِس طرح فتح مبین امام حسین اور ان کے رفقا کا حصّہ ہے۔

[٦] یزیدیت استعارہ ہے گمرہی کا۔ حسینیت استعارہ ہے حق و صداقت کا۔

[۷] علامتِ شر ہے یزید۔ علامتِ خیر ہیں حسین۔

[۸] اسلام کی فتح مبین حسینی فکر کی سربلندی اور مرگِ یزید ہے۔

[۹] یزیدیت ستم کا نشاں ہے۔ حسینیت اسلامی امن و آشتی کا بیاں ہے۔

[۱۰] یزیدیت تشدد سے عبارت ہے۔ حسینیت پیامِ امن و اماں ہے۔

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
سلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
شہنشاہِ شہیداں ہو انوکھی شان والے ہو
حسین ابن علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے

تحفظِ شریعت کے تقاضے:

آج پھر دین پر حملہ ہے۔ شریعت پر یلغار ہے۔ ہند میں مشرک اقتدار کی آمریت نے شریعتِ اسلامی پر عمل پیرا ہونے سے اسلامیانِ ہند کو روکنے کے لیے پوری توانائی صرف کر دی ہے۔ شعارِ دین سے دور کرنے کی مہم مادی قوت کے ساتھ جاری ہے۔ واقعاتِ کربلا سے دین کے لیے استقامت کا پیغام ملتا ہے۔ اپنے مذہب اور شریعت کے تحفظ کے لیے ناقابلِ تسخیر قوت بن جائیں۔ آج ہر جگہ مفاہمت اور خود سپردگی کی فضا ہموار کی جا رہی ہے۔ اقتدار کا خوف دلوں پر طاری کیا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے دین اور شریعت پر سختی سے جم جائیں۔ باہمی مسائل شرعی طریقے سے حل کریں: اپنے معاملات و مقدمات اسلامی طریقے سے حل کریں۔ ۱۹۳۵ء میں حجۃ الاسلام شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی حامد رضا خان قادری نے کہا تھا کہ: "باہمی مقدمات جن میں گورنمنٹ کی دست اندازی نہ ہو باہم فیصل کریں۔ یا دارالقضاء سے اس کا تصفیہ چاہیں۔ کچہری کی مقدمہ بازی کی تباہ کن لعنت سے بچیں۔ (الفقیہ امرتسر، ۱۴/نومبر ۱۹۳۵ء، ص ۸) اور یہی بات ایک صدی قبل ۱۹۱۲ء میں اعلیٰ حضرت نے "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" میں کہی تھی: "ان امور کے علاوہ جن میں حکومت دخل انداز ہے؛ مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل کریں، تا کہ مقدمہ بازی میں جو کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں؛ پس انداز ہو سکیں۔" اسلاف کرام نے تحفظِ شریعت کا درس دیا اور شرعی زندگی گزارنے کا جذبہ عطا کیا۔ لادینی نظام سے بچنے کی تنبیہ کی۔ انھیں یہ درس بارگاہِ امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملا۔ ریگزارِ کربلا سے یہی پیغام ملا۔ یہی شہدائے کربلا کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت ہے کہ اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کریں اور شرعی اصولوں میں کبھی مصالحت و سمجھوتہ نہ کریں۔

منقبت در شانِ شہید کربلا

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خیرُ الرُّسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مِہر نے
اُس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
حَسنِ مجتبیٰ سیّدُ الاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
پارہ ہائے صحف، غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

(امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ)

ترسیل: نوری مشن مالیگاؤں

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

جلد نمبر 28 شمارہ نمبر 06

پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبد الکریم

بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔

سالانہ ممبر شپ
۲۰۰/روپئے

مالک: عبد الغفار رضوی

ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈا اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

ماہ محرم الحرام اور یوم عاشورا کی فضیلت واہمیت

از: محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی سال کی ابتدا بھی قربانی سے اور انتہا بھی قربانی سے ہوتی ہے اور اسلامی تعلیمات وواقعات میں مسلمانوں کے لیے جا بجا ایثار وقربانی کا درس ہے۔ اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام بڑی فضیلت وکرامت والا مہینہ ہے۔ یوں تو اسلام میں چار حرمت والے مہینے ہیں: ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام، رجب المرجب۔ ان مہینوں کی تعظیم نبی کریم ﷺ بھی کیا کرتے تھے۔

"اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ۔" (التوبۃ۹، آیت ۳۶) ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں چار حرمت والے ہیں۔ (کنز الایمان)

زمانہ جاہلیت میں بھی عرب کے لوگ ان مہینوں کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت اور زیادہ کی گئی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ان مہینوں کی تعظیم کریں۔ ان میں نیکیاں کثرت سے کریں۔ فرائض کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات میں اضافہ کریں۔ گناہ و نافرمانی کے کاموں سے بچیں۔ اس مہینے کے روزوں کی اور خاص طور پر عاشوراء کے روزے کی احادیث میں بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔

"عَنۡ اَبِی هُرَيۡرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفۡضَلُ الصِّيَامِ بَعۡدَ رَمَضَانَ شَهۡرُ اللّٰهِ الۡمُحَرَّمُ، وَ اَفۡضَلُ الصَّلٰوةِ بَعۡدَ الۡفَرِيۡضَةِ صَلٰوةُ اللَّيۡلِ۔" (صحیح مسلم، حدیث ۱۱۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (یعنی تہجد کی نماز) ہے۔

اس حدیث پاک میں ایک تو اس مہینے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "شَهۡرُ اللّٰه" یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا ہے جو اس کی عظمت وبزرگی پر دلالت کرتا ہے۔ محرم الحرام کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ اس مہینے کے روزوں کو سرکار دوعالم ﷺ نے رمضان المبارک کے روزوں کے بعد سب سے افضل قرار دیا ہے، جیسے: فرض نمازوں کے بعد تہجد کو سب نمازوں سے افضل بتایا ہے۔

حضرت نفیع بن حارث ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موقع پر ایک خطبہ دیا، جس میں آپ نے فرمایا: عَنۡ نُفَيۡعِ بۡنِ الۡحَارِثِ الثَّقَفِيِّ اَبِی بَكۡرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسۡتَدَارَ كَهَيۡئَتِهٖ يَوۡمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ: السَّنَةُ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا، مِنۡهَا اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الۡقَعۡدَةِ، وَذُو الۡحِجَّةِ، وَالۡمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیۡ بَيۡنَ جُمَادٰی وَشَعۡبَانَ۔" (صحیح البخاری، حدیث ۴۶۶۲، صحیح مسلم، حدیث ۱۶۷۹) ترجمہ: زمانہ گھوم کر اپنی اس ہیئت پر آگیا ہے جس پر اس دن تھا جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین مہینے مسلسل ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا مہینہ) رجب مضر ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔

اسلامی سال کا یہ پہلا مہینہ کئی خصوصیات کی بنا پر یاد کیا جاتا ہے۔ اس مہینے کی دسویں تاریخ جس کو عاشورا کہتے ہیں، اسلام میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی حرمت وعظمت قدیم زمانے سے چلی آئی ہے، اس لیے کہ بہت سے اہم واقعات اس تاریخ سے وابستہ ہیں۔ محرم کی دسویں تاریخ کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ سے لگی اور اسی روز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ظلم سے نجات پائی، جب کہ فرعون غرق ہوگیا، اسی روز حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اسی روز چالیس سال بعد حضرت یعقوب علیہ السلام سے حضرت یوسف علیہ السلام ملے اور قیامت بھی عاشورا، جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ محرم کی دسویں تاریخ خدائے تعالیٰ کے نزدیک بڑی رفعت وعظمت والی ہے۔ اسی لیے اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے محبوب نواسے کی شہادت کے لیے اسی تاریخ کو منتخب فرمایا۔ چنانچہ ۶۱ ہجری، دسویں محرم کو جمعہ کے دن نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا کی تپتی ہوئی سرزمین پر دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے خاندان اور چند نفوس قدسیہ کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا۔

عاشورا ایک بزرگی والا دن ہے۔ اس دن ہر نیک کام بڑے اجر وثواب کا موجب ہے۔ اس دن کوئی بھی نیکی کی جائے اس کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ مثلاً: والدین کے ساتھ حسن سلوک، پڑوسیوں کی خبر گیری، یتیموں، بیواؤں کے ساتھ ہمدردی وغیرہ۔ ان میں ایک نیکی بڑی اہم ہے جس کی طرف آج بہت کم دھیان دیا جاتا ہے، جب کہ سرکار دوعالم ﷺ نے اس کی بڑی تاکید کی ہے، وہ ہے یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ۔

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو یتیم بچی یا بچے اس کے پاس ہیں ان کے ساتھ احسان کرے گا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح (ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے) ہوں گے اور آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا دیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۳)

عاشورا کے دن بیمار کی عیادت کرنا بڑا کار ثواب ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "جو کوئی عاشورا کے روز بیمار کی عیادت کرتا ہے گویا اس نے تمام بنی آدم کی عیادت کی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵۴)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دے گا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر ۱۱۶۲)

عاشورا کے دن غسل کرنا مرض و بیماری سے بچاؤ کا سبب ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عاشورا کے روز غسل کرے تو کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوگا سوائے مرض موت کے۔

عاشورا کے دن اپنے اہل وعیال میں کشادگی کریں اس کی برکت سے اللہ عزوجل سال بھر وسعت فرمائے گا، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی عاشورا کے دن اپنے اہل وعیال پر نفقہ میں وسعت کریگا تو اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرمائے گا۔ حضرت سفیان ثوری نے کہا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۰) سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۴ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس سال اس کا تجربہ کیا تو وسعت ہی دیکھی اور حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اس کو صحیح پایا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اہل وعیال پر اس دن وسعت کریں اور اچھے اچھے پکوان کا انتظام کریں۔ خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔

ہر سال جب یہ تاریخ آتی ہے تو محبان اہل بیت شہدائے کربلا کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ واقعہ کربلا اور اہل بیت کی جاں نثاریوں کو یاد کر کے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی موقع سے شہدائے کربلا کی مقدس روحوں کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ شہداء کی یاد میں ان کے ایصال ثواب کے لیے جگہ جگہ پانی پلانے کے لیے سبیل لگاتے ہیں۔

دسویں محرم کو اوراد و وظائف میں کثرت کرنا امر مستحسن ہے۔ شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کی نیت سے پانی یا شربت کی سبیل لگانا، غریبوں کو کھانا کھلانا بلا شبہ بہتر ومستحب اور کار ثواب ہے۔ مسلمانوں کو ان ایام میں صدقات وخیرات کثرت سے کرنا چاہیے۔ دیگر عبادات کے ساتھ یوم عاشورا کا روزہ رکھنا چاہیے کہ اس میں سال بھر کے روزے کا ثواب ملتا ہے اور ایک سال گزشتہ کے گناہوں کی معافی ہے۔ بہتر یہ کہ نویں دسویں محرم (دو دن) کا روزہ رکھے جیسا کہ حدیث پاک سے ثابت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس کی یہود ونصاریٰ تعظیم کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال (حیات ظاہری کے ساتھ) باقی رہا تو میں نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۷۹)

اس حدیث پاک سے نویں اور دسویں محرم کے روزے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں روزہ رکھ کر صدقہ اور سر راہ پیاسوں کو پانی پلا کر جائز طریقے سے یاد منانا چاہیے۔ دسویں محرم کو جگہ جگہ ذکر شہدائے کربلا اور فضائلِ اہل بیت کی محفل منعقد کرنی چاہیے، تاکہ لوگ اہل بیت اور شہدائے کربلا کی قربانیوں اور جاں نثاریوں کو جانیں۔ ان کی زندگیوں سے اسلام اور دین اسلام کی تبلیغ کی خاطر اپنی جان تک کی بازی لگانے کے جذبے کو بیدار کریں۔

واقعات کربلا میں ایثار ومحبت، وفاداری، صبر وتحمل کا مکمل درس ہے۔ ان سے ہمیں نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ لغو کاموں اور غلط رسوم سے بچنا چاہیے، اسی میں بھلائی اور دنیا وآخرت کی کامیابی ہے اور سب سے بڑا درس تو یہ ملتا ہے کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں بھی نماز ترک نہیں کی۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہم میں جو لوگ امام پاک سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں ان میں اکثر نماز جیسے اہم فرض سے غفلت برتتے ہیں۔

روزے کی قسمیں وعاشورہ کا روزہ

تحریر۔ محمد توحید رضا علیمی بنگلور

رمضان کریم کے روزے ہر مسلمان عاقل وبالغ پر فرض معین ہیں اسی وجہ سے قوم مسلم بڑی خوشی ومسرت وشادمانی کے ساتھ رمضان شریف کے روزوں کا اہتمام کرتی ہے رمضان شریف کے روزے رکھنے میں کسی مسلمان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور ہونا بھی نہیں چاہئے اس لئے کہ یہ حکم خدا وفرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے ماہ رمضان کریم کے علاوہ دیگر گیارہ مہینوں کے مخصوص دنوں میں روزے رکھے جاتے ہیں

کیا ان مخصوص دنوں میں ان روزوں کا رکھنا فرض ہے یا واجب ہے یا نفل ہے؟ روزے کی قسمیں

(۱) فرض (۲) واجب (۳) نفل (۴) مکروہِ تحریمی

فرض: رمضان المبارک کے روزے فرض معین ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ پارہ ۲ آیت نمبر ۱۸۳ میں فرمایا ترجمہ کنز الایمان۔ اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر روزے فرض ہوئے تھے۔ اس آیت کریمہ میں روزوں کی فرضیت کا حکم موجود ہے روزے عبادتِ قدیمہ ہیں زمانۂ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے ہیں اگر چہ ایام واحکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے

واجب: شرعی عذر کے پیشِ نظر مثلاً سفر مرض کی وجہ سے ماہِ رمضان کا روزہ رکھ نہیں پایا تو ضروری ہے کہ وہ عذر جانے کے بعد باقی روزوں کی قضا رکھیں اور جن لوگوں نے عذروں کے سبب روزہ توڑا اُن پر فرض ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں جیسے قرآن پاک میں اللہ پاک نے سورہ بقرہ پارہ ۲ آیت نمبر ۱۸۴ میں فرمایا ترجمہ کنز الایمان۔ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھو۔

نفل: نفل روزوں کی بڑی فضیلت احادیث میں موجود ہے صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ شعبان سے زیادہ روزے کسی مہینے میں نہیں رکھتے تھے اور صحیح بخاری کتاب الصوم ہی میں یہ حدیث شریف بھی موجود ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، جب حضور ﷺ روزہ رکھنا شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ افطار نہیں کریں گے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ ﷺ ہر ماہ کی ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ ایام بیض کے روزے رکھا کرتے تھے۔ امام احمد وترمذی ونسائی وابن ماجہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں حضور رحمت دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مہینہ میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ چودہ پندرہ کو رکھو اور نفل روزوں کے فضائل پر متعدد احادیث موجود ہیں نفل روزوں اور منت کے روزوں کے متعلق بہار شریعت حصہ پنجم کا مطالعہ فرمائیں

مکروہ تحریمی: ایام منہیہ پانچ دن ہیں جن میں روزے رکھنا جائز نہیں دونوں عیدیں اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ ہے ان دنوں میں روزے رکھنا مکروہِ تحریمی ہے

عاشورہ کے روزہ کا حکم

صحیح بخاری کتاب الصیام باب صیام یوم عاشورہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں قریش جاہلیت کے دنوں میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جب ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

حدیث شریف: صحیح بخاری شریف کتاب الصیام ہی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کے روز روزہ رکھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا مبارک دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن سے خلاصی بخشی تھی بناء بریں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس روز روزہ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ہم تم سے کہیں بڑھ کر موسیٰ علیہ السلام سے (تعلق کے) حقدار ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں یہودی عاشورہ کو عید تصور کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے فرمایا تم بھی اس روز روزہ رکھا کرو۔

حدیث شریف: ترمذی شریف ابواب الصوم باب ماجاء فی صوم المحرم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان کریم کے روزوں کے بعد اللہ پاک کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن ہے

حدیث شریف: ترمذی شریف ابواب الصوم باب ماجاء فی الحث علیٰ صوم عاشورآء میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ کا روزہ رکھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادیگا تو ہمیں چاہئے کہ ضرور باضرور نو دس یا دس گیارہ محرم الحرام کا روزہ رکھے

بقیہ: واقعۂ کربلا۔۔۔

نتیجہ یہ ہوا کہ آج بھی حسینی تعلیمات مشعلِ راہ ہیں، لیکن یزیدی فکر شکست کی علامت بن گئی ہے، کیا آپ نے کبھی یہ دیکھا کہ یزید کی شان میں قصیدے پڑھے جاتے ہوں؟ نہیں! ایسا نہیں ہوا، یزید "علامت شر" بن چکا ہے اور امام حسین "علامت حق" بن چکے ہیں، اب حق کا جب بھی اظہار ہوگا اس کی تمثیل حسینِ اعظم بن کر ابھریں گے۔ یہ تاریخ اسلام کا وہ روشن باب ہے جو مسلمانوں کو عزم محکم دیتا رہے گا۔ فکر کی دنیا عزم حسینی سے آباد ہوتی رہے گی۔ حق کی روشنی ذہنوں کو اجالا بناتی رہے گی۔ حوصلوں کے چراغ تعلیماتِ حسینی کے روغن سے جلتے رہیں گے، دلوں کو مسرور اور فکروں کو معمور کرتے رہیں گے، بقول تاج الشریعہ: شہنشاہ شہیداں ہو انوکھی شان والے ہو حسین ابن علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے

ایک سال تک کی زندگی کا بیمہ

یہ دعا بہت مجرب ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔ ہرگز موت نہ آئے گی اور اگر موت آنی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

يَاقَابِلَ تَوۡبَةِ اٰدَمَ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَافَارِجَ كَرۡبِ ذِی النُّوۡنِ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَاجَامِعَ شَمۡلِ يَعۡقُوۡبَ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَاسَامِعَ دَعۡوَةِ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَامُغِيۡثَ اِبۡرَاهِيۡمَ مِنَ النَّارِ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَارَافِعَ اِدۡرِيۡسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَامُجِيۡبَ دَعۡوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ يَوۡمَ عَاشُوۡرَآءَ، يَانَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَارَحۡمٰنَ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَرَحِيۡمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيۡعِ الۡاَنۡبِيَآءِ وَالۡمُرۡسَلِيۡنَ وَاقۡضِ حَاجَتِنَا فِی الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاَطِلۡ عُمۡرَنَا فِیۡ طَاعَتِكَ وَمُحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحۡيِنَا حَيَاةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَى الۡاِيۡمَانِ وَالۡاِسۡلَامِ بِرَحۡمَتِكَ يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ ط اَللّٰهُمَّ بِسِرِّ الۡحَسَنِ وَاَخِيۡهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيۡهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيۡهِ فَرِّجۡ عَنَّا مَا نَحۡنُ فِيۡهِ ط

(پھر سات ۷ بار پڑھے) سُبۡحَانَ اللّٰهِ مِلۡءَ الۡمِيۡزَانِ وَمُنۡتَهَى الۡعِلۡمِ وَ مَبۡلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الۡعَرۡشِ لَامَلۡجَاَ وَلَامَنۡجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيۡهِ ط سُبۡحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفۡعِ وَالۡوِتۡرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا نَسۡئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحۡمَتِكَ يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ ط وَهُوَ حَسۡبُنَا وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ط نِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ط وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الۡوُجُوۡدِ وَعَدَدَ مَعۡلُوۡمَاتِ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ط

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 28 , ISSUE NO: 06 DATE: 31 July to 06 August 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

یونیفارم سول کوڈ و دیگر مسائل پر رضا اکیڈمی و آل انڈیا تنظیم علماء اسلام دہلی کی ہنگامی میٹنگ

یکساں سول کوڈ کا نفاذ مداخلت فی الدین ہے ہمیں کسی صورت میں منظور نہیں: الحاج محمد سعید نوری

رضا اکیڈمی قومی سطح پر واحد نمائندہ تنظیم ہے جو ہر وقت قوم وملت کی فلاح و بہبود کے لئے تیار رہتی ہے: حاجی معین اشرف

علماء کرام اپنی قومی ملی خدمات کا دائرہ وسیع کریں: حضرت مفتی اشفاق احمد قادری

دھلی: ملک میں برسر اقتدار پارٹی اکثریتی ووٹ حاصل کرنے کے لئے اقلیتوں کو خوف زدہ کرکے ان کے عائلی قوانین کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے جیسے ماضی میں تین طلاق کو ختم کرنے کے لئے ہزاروں مخالفت کے باوجود چور دروازے سے بل پارلیمنٹ میں پاس کرالیا اب ایک نیا قانون وہی پرانا شکاری یونیفارم سول کوڈ کے نام آرہا ہے جو سیدھے طور پر اقلیتوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے جس کی مذمت میں ہر سمت سے صدائے احتجاج بلند ہورہی ہے اس کے باوجود مرکزی حکومت اپنے ووٹ بینک کے لئے کسی کی بھی سننے کو تیار نہیں ہے اس منحوس قانون کے خلاف راجدھانی دہلی میں واقع دارالعلوم غوث الثقلین نیو سیلم پور میں رضا اکیڈمی و آل انڈیا تنظیم علماء اسلام دہلی کے مشترکہ تعاون سے ایک اہم میٹنگ ۲۰ / جولائی ۲۰۲۳ء جمعرات صبح ۱۱ بجے رکھی گئی جس میں شہر دہلی و مضافات کے علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی مذکورہ میٹنگ کی سرپرستی کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ یونیفارم سول کوڈ کا نفاذ دراصل شریعت اسلامی میں مداخلت ہے جس کی ہم ہر صورت میں مخالفت کریں گے آپ نے مزید کہا کہ مسلمانوں کی طرح دیگر مذاھب کے بھی پرسنل لا ہیں جس کا اثر ان کے عائلی زندگی پر بھی پڑے گا جیسے شادی بیاہ وغیرہ کیوں کہ ہندوؤں میں بھی شادیاں دو طرح کی ہوتی ہیں پھر ان کا کیا ہوگا اسی طرح دلت طبقہ کئی دلت دھرم گروؤں کو مانتا ہے پھر ان کا ایک ہی گرو کیسے ہوگا قبائلیوں کے اپنے الگ ہی معاملات ہیں ان کے ساتھ کیا ہوگا لہٰذا ملک کو ایسے کسی بھی قانون کی ضرورت نہیں ہے جو رنگ و نسل اور مذھب کی صورت ہی مسخ کردے آخر میں حضرت نوری صاحب نے کہا کہ مسلمان بڑی خاموشی کے ساتھ لا کمیشن کے سامنے اپنی بات رکھیں کثیر تعداد میں فارم جمع کریں تاکہ لا کمیشن اس قانون کو سرے سے ہی خارج کردے دہلی کے معروف عالم دین و مدبر حضرت مفتی محمد اشفاق قادری صاحب نے کہا کہ یونیفارم سول کوڈ کے ساتھ مسلمانان ہند کے سامنے ہزاروں مسائل سر پر کھڑے ہیں لہٰذا تدبرانہ ذہنیت کے حامل علماء کو چاہیے کہ وہ قوم وملت کی فلاح و بہبود کے لئے صحیح رہنمائی فرمائیں تاکہ قوم اپنے شرعی معاملات میں کورٹ کچہری کے بجائے دارالافتاء والقضاء سے رجوع کرے آپ نے مزید کہا کہ ہمارے سروں پر بڑی ذمہ داریاں ہیں جس سے منہ موڑنا قوم کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے علماء و مشائخ کو چاہیے کہ آپ آگے بڑھ کر قوم کو سہارا دیں شہزادہ مفتی اعظم راجستھان حاجی محمد معین اشرفی فاروقیہ بک ڈپو نے کہا کہ رضا اکیڈمی ہمیشہ اپنے کاموں کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے ملک میں جب بھی کہیں کسی صوبے میں قدرتی آفات ہوں یا حادثات مذکورہ تنظیم کے روح رواں نوری صاحب نے آگے بڑھ کر متاثرین کو تعاون دیا حاجی اشرفی صاحب نے مزید کہا کہ دہلی سیلاب کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے بروقت قائد ملت الحاج محمد سعید نوری دہلی تشریف لائے جہاں وہ مسلسل شاستری پارک جمنا کھادر وغیرہ کے جھگیوں میں رہنے والے سیلاب متاثرین میں ریلیف کی فراہمی کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہیں اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکالتے ہوئے آل انڈیا سنی تنظیم علماء اسلام کے ہمراہ میٹنگ میں بیٹھ گئے جس سے علماء اہلسنت دہلی کے حوصلے بلند ہوگئے میٹنگ میں حضرت مولانا توفیق مصباحی نے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میں عوامی سطح پر بیداری پیدا کرنے کا کام کئی مواقع پر آل انڈیا تنظیم علماء اسلام نے کیا جس کا سہرا حضرت مفتی اشفاق احمد کے سر سجتا ہے اس طرح سے دیگر علماء کرام نے بھی اپنے بیانات میں یونیفارم سول کوڈ کو ایک طرح جابرانہ پالیسی قرار دیتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ سے اس حوالے مضبوط قدم اٹھانے کی اپیل کی ہے منتظم میٹنگ حضرت قاری محمد صغیر رضوی نے آخر میں شرکاء بالخصوص حضرت قائد محترم کی آمد کا استقبال کیا میٹنگ میں مفتی اقبال صاحب مفتی معین صاحب مفتی خالد صاحب مشہور عالم و صحافی حضرت قاسم شمسی صاحب مفتی محمد یعقوب صاحب مولانا عالم رضا مسجد اعلیٰ حضرت مولانا انقلاب نوری صاحب مولانا صادق صاحب مولانا غلام محمد صاحب مولانا امام حیدر مولانا عبدالواحد صاحب مولانا رضوان صاحب مولانا اسرار الحق صاحب حافظ کامل صاحب حافظ عبدالسلام نوری قاری عزرائیل اکملقاری محمد شفیق صاحب قاری محمد معراج صاحب حافظ توفیق صاحب حافظ محمد عقیل قاری باصر قاری محمد فہیم قاری محمد سلیم صاحب مولانا ابرار صاحب مولانا انور صاحب مولانا محمد رضا صاحب مشہور شخصیت حاجی آزاد رضائے مصطفی سوسائٹی کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے

واقعۂ کربلا: حق وصداقت کا روشن استعارہ

از: غلام مصطفی رضوی

حق کی یہ شان رہی ہے کہ یہ ہمیشہ غالب رہا ہے اور باطل سرنگوں۔ اسلام کی صداقت وسچائی کے مقابل باطل ہمیشہ سے سرگرمِ کار رہا ہے۔ اس نے حق کی راہ سے انحراف کے لیے فکر ونظر کو اسیر بنانے کی اَن تھک کوششیں کی ہیں۔ ایک عرصہ تک باطل قوتوں کی سازشیں ناکام رہیں۔ اسلامی تعلیمات نے ذہنوں کو حق کی طرف مائل رکھا۔ سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد جب کہ عاشقانِ نبوی نے بشارتِ نبوی کے مطابق قیصر وکسریٰ اور دیگر باطل قوتوں کو فتح کیا۔ وقت کی سپر پاورز کے تکبر ونخوت کو خاک میں ملا دیا، ایسے حالات میں پے درپے شکست نے دشمنانِ اسلام کے باطل عزائم کے بلند محلوں کو زمیں بوس کر دیا۔ وہ وقت کی تلاش میں تھے۔ اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ آخر ایک ایسا بھی وقت آیا جسے اسلام کے لیے اک لمحۂ آزمائش کہہ لیں۔ دشمنانِ اسلام کو یزید کی شکل میں ایک شخص مل گیا، جس نے ایک طرف اسلام کے نظامِ عدل وانصاف کا خون کیا۔ دوسری طرف شریعتِ اسلامی کے اُصولوں اور انسانیت کی قدروں کو پامال کیا۔ ظلم وستم کو مطمحِ نظر بنایا۔ یزید نے ہر اُس فعل کو رَوا جانا جس سے اسلام نے روکا۔ اسلام کے فطری ضابطوں سے اُس نے تجاوز کیا۔ نفس کی پیروی کی۔ ایک شبہہ اُبھرتا ہے، یزید کی اطاعت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیوں نہیں کی؟ اگر اطاعت کر لیتے تو اتنا بڑا معرکہ برپا نہ ہوتا!...... لیکن حقیقت یہ ہے کہ یزید کی اطاعت سے واقعہ برپا تو نہ ہوتا حق کا چہرہ ضرور مسخ ہو جاتا۔ اپنی جان اسلام کی راہ میں نذر کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ نے شریعت کی حفاظت کی ہے۔ اسلامی قانون کو تحفظ فراہم کیا ہے۔ آپ کی قربانی نے ایک آفاقی درس دیا ہے۔ وہ درس یہ ہے کہ جان تو جانی ہی ہے لیکن جو جان راہِ خدا میں جائے وہ بیش قیمت ہو جاتی ہے۔ گویا کہ:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق اَدا نہ ہوا

عقل بھی تائید کرتی ہے کہ سچی راہ کی حفاظت کے لیے جان دینا ہی اصل زندگی ہے۔ وہ کیسے ہیں جو یزید سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ یزید کو حق پر جانتے ہیں۔ کیا طریقۂ نبوی سے جدا راہ درست قرار دی جاسکتی ہے؟ کیا قیصر وکسریٰ طرز کی آمریت کو جواز فراہم کیا جاسکتا ہے؟ نہیں!! حقیقتِ حال یہ ہے کہ یزید کی منشا نفس کی پیروی میں قیصر کی آمریت کو راہ دینا تھا، کسریٰ کے جور وستم کی مثال قائم کرنی تھی۔ اسی مراد کے حصول کے لیے وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حمایت چاہتا تھا، اِن کی رضا مندی اسے درکار تھی، اسلام میں دیانت وانصاف ہی کی حکمرانی رہی تھی۔ ظلم کی حکمرانی کا اجرا یزید چاہتا تھا، امام حسین اسلام کے نظامِ انصاف کی بالا دستی چاہتے تھے، آپ نے اُس کی حمایت نہ کر کے بتادیا کہ آمریت کی راہ جو یزید اپنا رہا ہے وہ الگ راہ ہے، اور اسلام کی پاکیزہ راہ الگ ہے۔ یہی وہ نکتہ تھا جس سے یزید مضطرب تھا اور پھر اس کی حکومت ظلم وستم اور باطل کا استعارہ بن گئی، محض اس لیے کہ امام حسین نے اس کی اطاعت نہیں کی۔ تاریخ کا یہ خونین باب گرچہ دلوں کو لرزا دینے والا ہے لیکن عظیم باب ہے۔ اس لیے کہ اس سے حق کی زندگی مربوط ہے۔ اسلام کی فطری سچائی جڑی ہے۔ انصاف کے لیے ظالم حکمراں کے سامنے حق کہنے کی وہ مثال قائم ہوئی جس نے ہر مظلوم کو سہارا دیا۔ واقعۂ کربلا کو ۱۴ / صدیاں بیت گئیں لیکن اس سے ملنے والا درس ہر حق پسند کا سہارا ہے، ہر باطل کے مقابل صداقت کا استعارہ ہے، ہر آمر کے مقابل انصاف کا آوازہ ہے۔ ایک سفر تھا جس نے منزل کے نشانات واضح کر دیے، جدا راہیں اُجاگر کر دیں۔ یزیدی راہ اور حسینی راہ۔ اور فطرت کا یہ اُصول رہا ہے کہ حق ہی غالب آتا ہے، اس نکتے پر شاید حیرت واستعجاب ہو، اس لیے بھی ہو کہ کبھی ایسا ہوا کہ بہ ظاہر طاقت وافرادی قوت کے سبب باطل غالب آیا لیکن وہ غلبہ ظاہری تھا جس میں فکر ونظر کو اسیر نہیں کیا جاسکا، کربلا کا واقعہ ایسا ہی ہے، بہ ظاہر یزید فاتح رہا لیکن یہ فتح یزیدی فکر کی موت ثابت ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۳ پر

یونیفارم سول کوڈ اور مسلمانان ہند

تحریر۔ محمد توحید رضا علیمی بنگلور

ملک عزیز میں یونیفارم سول کوڈ کا چرچا سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، واٹس ایپ، فیس بک وغیرہا ذرائع ابلاغ سے منظر عام پر لایا جارہا ہے اور ہر طرف بحث و مباحثہ کا بازار گرم ہے یہ بحث تب شروع ہوئی جب ملک عزیز کے پی یم جناب مودی جی نے ایک پروگرام میں کھل کر پورے ملک میں یونیفارم سول کوڈ لانے کا وعدہ کر رہے ہیں یہ ان کے الفاظ ہیں۔ ایسی دو طرفہ قانون سے ملک کیسے چل پائے گا ہمیں یاد رکھنا ہے کہ بھارت کے آئین میں بھی ناگرِکوں کے سمان ادھی کار کی بات کہی گئی ہے سپریم کورٹ یہ کہہ رہا ہے کہ کامن سول کوڈ لاؤ اور مودی جی آگے کہتے ہیں کہ ایک گھر میں پریوار کے ایک فرد کے لئے ایک قانون ہو اور پریوار کے دوسرے فرد کے لئے دوسرا قانون ہو تو کیا وہ گھر چل پائے گا کیا تو ایسی دو طرفہ قانون سے ملک کیسے چل پائے گا۔ یہ اصل میں آئین ہند آرٹیکل ۴۴ / شہریوں کے لئے یکساں سول کوڈ کے حوالہ سے سامعین سے مخاطب تھے

لوگ یونیفارم سول کوڈ کو سمجھنا چاہتے ہیں

مگر کہاں سے سمجھیں ٹی وی چینلوں پر تین چار متفرق دھرم گروؤں کو یا مخطلف سیاسی رہنماؤں کو مدعو کیا گیا ہوتا ہے۔ بحث و مباحثہ کے لئے صرف ایک گھنٹہ ملتا ہے اسی میں سب ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے اپنی اپنی بات منوانے پر تُلے رہتے ہیں آخر نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اس بات کو اچھی طرح ذہین نشین کرلیں صرف ایک گھنٹہ کے بحث و مباحثے سے ہم یونیفارم سول کوڈ، طلاق خلع، حلالہ، وراثت، وصیت، شادی بیاہ کے مسائل پیش نہیں کر سکتے اس لئے کہ قرآن و احادیث کو پڑھنا سمجھانا اور فقہی مسائل کو پیش کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے مدراس اسلامیہ میں قرآن اور احادیث نبوی بغیر اعراب کے ساتھ پڑھنا اور فقہی مسائل جو کتابوں میں کئی کئی صفحوں پر باب کی شکل میں موجود ہیں انہیں ماہر و مشفق اساتذہ سے سمجھنے میں سات سے آٹھ سال لگ جاتے ہیں اب انہیں مسائل اسلامیہ کو ایک گھنٹہ میں کماحقہ بیان نہیں کیا جاسکتا وہ بھی بحث و مباحثہ میں تو ناممکن ہے تو اس سے نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا

رائج قوانین دو قسم کے ہیں

وطن عزیز میں دو قسم کے قوانین ہیں ایک ہے۔ سول کوڈ۔ دوسرا ہے۔ کرمنل کوڈ۔ سول کوڈ میں شادی، طلاق وراثت کی تقسیم بچوں کو گود لینا شامل ہے ابھی تک الگ الگ سبھی دھرموں کیلئے الگ الگ رولس اور رگولیشن جاری ہیں جس میں مسلم پرسنل لا ہندو پرسنل لا جیسے قانون استعمال کئے جاتے ہیں

کرمنل لا کے حساب سے کسی بھی دھرم یا ذات یا قوم کا آدمی کہیں بھی چوری کرتا ہے یا قتل کرتا ہے تو آئی پی سی کے حساب سے ہی سب کو ایک ہی طرح کی سزا ملتی ہے یہ اس مسئلہ کا حل ہے تو اگر سول کوڈ کا قانون بن جائے تو طلاق، خلع، شادی بیاہ، وراثت کی تقسیم میں سبھی قوم کے ماننے والوں کے لئے ایک ہی قسم کا قانون ہوگا علماء اپنی اپنی ذمہ داری سمجھ کر قوم کو سول کوڈ کے متعلق وضاحتی بیانات جاری کر رہے ہیں کہ سبھی علمائے کرام کا متفقہ پیغام یہی ہے کہ یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ سے ہمارا دینی تشخص ختم ہوجائے گا ہم اپنے دین و شریعت پر آزادانہ عمل نہیں کر سکتے اور آئین ہند آرٹیکل ۲۵ / میں ہے آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی ہے۔ اسی وجہ سے ملک عزیز میں مختلف تہذیبوں اور متعدد مذاہب کے ماننے والے لوگ موجود ہیں سب مذہب کے ماننے والے اس ملک میں اپنے اپنے مذہب پر پوری آزادی کے ساتھ عمل کرتے ہیں اسی لئے تو مسلمان مساجد کی تعمیر کرتے ہیں اور اس میں عبادتیں کرتا ہے مساجد کی میناروں سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں تو دوسری طرف مندر میں ہندو مذہب کے لوگ حاضر ہوتے ہیں اور وہ بھی منتر پڑھتے ہیں وہ اپنے طور طریقہ سے پرستش کرتے ہیں اسی طرح سکھ گرودوارہ بناتے ہیں اور کرسچن چرچ بناتے اور اپنے طریقوں سے عبادت کرتے ہیں اور بھی کئی قومیں ملک میں موجود ہیں سب کو اپنا اپنا مذہب اپنا اپنا مذہبی قانون پیارا ہے یہ اسی قانون سے خوش ہیں یہی ہندوستان کی یکتا اور ملن ساری اخوت بھائی چارہ رنگ و نسل خوبصورتی ہے اس خوبصورتی کو باقی رکھنا ملک کو تقویت پہنچانے کے مترادف ہے

قانونِ ہند اور قانونِ شریعت اور ہم

ہر پانچ سال میں حکومت بدل سکتی ہے پچھلے قانون منسوخ کئے جاسکتے ہیں نئے قانون بنائے جاسکتے ہیں سیاسی جماعت کے مخطلف رہنما وقت پڑے تو اپنی سیاسی جماعت کو ترک کرکہ دوسری سیاسی جماعت میں جاسکتے ہیں لیکن اللہ و رسول کی باتیں بدل نہیں سکتی اس لئے کہ اللہ پاک نے قرآن مقدس سورہ یونس آیت نمبر ۶۴ / میں فرمایا۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو جو ارشاد فرمایا وہ حدیث کہلاتی ہے اور ہم مسلمانوں کا عقیدہ و ایمان ہے کہ سمندر اپنا راستہ بدل تو سکتا ہے لیکن زبانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکلی ہوئی بولی کبھی بدل نہیں سکتی اسی لئے شاعر نے کہا

ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

سول کوڈ کب سے ہے؟

ہندوستان میں عرصہ دراز تک مسلم حکومت قائم رہی اس زمانہ میں بھی مسلم آبادی کے لئے ان کی عبادتوں کا نظام اور شخصی قوانین بحال رکھے گئے اور مسلم عہد کے ختم ہونے کے بعد انگریزوں کے عہد میں بھی شخصی قوانین بحال رکھے گئے اور انگریزوں نے موجودہ صدی کے نصف اول میں تدریجاً اسلام کی شخصی قوانین کو دستور میں جگہ دی، مسلم پرسنل لا، کہا گیا اور جب ہندوستان آزاد ہوا اور ملک کا دوسرا نیا دستور بنا تو اس میں بھی۔ مسلم پرسنل لا۔ کی قانونی حیثیت تسلیم کی گئی اور قانون سازوں نے صاف طور پر دستور ساز اسمبلی میں اعلان کیا کہ، مسلم پرسنل لا، میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائیگی۔ اس وقت ڈاکٹر امبیڈکر نے یہ کہا تھا کہ یکساں سول کوڈ کو نافذ کرکے کوئی حکومت اپنے اختیارات کو استعمال کرکے مسلمانوں کو بغاوت پر آمادہ نہیں کرسکتی، یہی وجہ ہے کہ ابتدائی دنوں سے آج یعنی ۲۰۲۳ء تک یونیفارم سول کوڈ کو مسلمانوں پر نافذ نہیں کیا گیا مسلمان اس قانون سے مستثنیٰ رہے سالہا سال پہلے انگریز اور آزادی کے بعد بھی طلاق، خلع، وراثت، ہبہ، وصیت، شادی بیاہ جیسے مذہبی قوانین کو مسلمانوں کے سپرد کردیا گیا کہ ان مسائل کے فیصلے قرآن و احادیث کی روشنی میں کریں یاد رکھیں ہمیں قانونِ ہند کا بھی پاس ولحاظ رکھنا ہے اس لئے کہ یہ ہمارا وطن عزیز ہے اور قانون شریعت کی بھی حفاظت کرنا ہے اس لئے کہ یہ ہماری جان ہے